دو کے قائل تھے انہوں نے اپنے وقت میں بے مثال علمی وفکری خدمات پیش کیں۔ کئی تحقیقی مقالات، مضامین اور کتابیں تصنیف کیں، متعدد عملی کانفرنسوں میں شرکت کرکے بے مثال لیکچرز سے سامعین کو محظوظ کیا۔ کئی افراد نے ان کی زیرنگرانی میں پی ایچ ڈی اور ایم فل مقالات لکھے۔ وہ ایک معروف محقق تھے، ان کی بعض آراء سے اختلاف کے باوجود وہ قابل صد تحسین کام کر گئے، بریلوی حلقوں میں ایسی وسیع فکر کی حامل شخصیات خال خال دیکھنے کو ملتی ہیں تاہم شکیل اوج وسیع النظر عالم تھے۔

۲۰۰۵ میں مجلّہ التفسیر کا اجراء کیا، التفسیر منظر عام پر آتے ہی علمی حلقوں نے اسے زبردست خراج تحسین اور خیرمقدم پیش کیا۔ برصغیر میں اس کا شہرہ ہوگیا ان کی قدردانوں میں رفتہ رفتہ اضافہ ہوتا گیا۔ اوج صاحب نے تفسیر المسائل والاحکام کے نام سے ایک سلسلہ شروع کیا تھا یہ سلسلہ سوالات کے جوابات پر مبنی تھا، ان سوالات کے جوابات اوج صاحب خود فراہم کرتے تھے اور یہ سلسلہ کافی مقبول تھا، جناب ڈاکٹر شاکر حسین خان نے اسے اکٹھا شائع کرکے منظر عام پر لائے۔ اوج صاحب کا اسلوب نگارش بہت اعلیٰ ہے مرتب نے بھی کتاب کی اشاعت میں محنت کرکے اس کے حسن میں اضافہ کیا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ موصوف کے اس کاوش کو قبول فرما کر اوج صاحب کی روح کی تسکین کا سبب بنادے۔

● **انمول خزائن** ....مولف مولانا احسان اللہ اشرفی

ضخامت ۳۰۲ صفحات ناشر: مذہبی کتب خانہ محلہ جنگی پشاور ٹیلیفون نمبر 0302 5687334

کتاب بہترین دوست اور تنہائی کا ساتھی ہے، مطالعہ کتب اور کتب بینی ایک بہترین اور بابرکت مشغلہ ہے اور یہ ذہنی اور روحانی ارتقاء کا سبب ہے اور یہ ایک ایسا محبوب مشغلہ ہے کہ قاری کو مطالعہ کے دوران وقت گذرنے کا احساس تک نہیں رہتا، پھر بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ مطالعہ کے دوران جب کوئی عجائبات، واقعات، انمول اقوال اور اہم نکات ان کی نظر سے گزرتے ہیں تو انہیں زیر قرطاس لاکر لوگوں کے فائدے کیلئے محفوظ کرلیتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک مجموعہ حضرت مولانا احسان اللہ اشرفی فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور نے مرتب کیا ہے جو ان کے مطالعہ کا نچوڑ ہے جس میں تفسیر، حدیث، فقہ، حکمت اور دیگر کتابوں کے بکھرے ہوئے انمول موتیوں اور جواہرات کو جمع کیا گیا ہے، جس سے بیک وقت اس کتاب سے استفادہ آسان ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو مقبول اور نجات آخرت کا سبب بنائے اور پڑھنے والوں کیلئے دنیا و آخرت کی ترقی کا ذریعہ بنائے۔ آمین (مبصر: مولانا مفتی بہادر خان حقانی)